بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 9 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت وڈیزائننگ:- محمد احمد ویلے، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ فتح 1383 ہش بمطابق دسمبر 2004ء شمارہ نمبر 13

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب تک انسان صالح نہیں بنتا اور ہر قسم کی بدیوں سے نہیں بچتا اور خراب مادے نہیں نکلتے، اس وقت تک عبادات کڑوی معلوم ہوتی ہیں۔ نماز پڑھتا ہے لیکن اُسے کوئی لذت اور سرور نہیں آتا۔ (ملفوظات جلد اصفحہ 386)

جماعت احمدیہ بوسنیا کے پانچویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 68 افراد کا قبول احمدیت

MTA جرمنی نے تمام پرگرام ریکارڈ کیا

بوسنیا میں جماعت کا اندراج سراجیو میں مئی 1999 میں ہوا اور اس سال ستمبر میں ہمارا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ 2002 کے علاوہ ہر سال ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہورہا ہے۔ پچھلے سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ جماعتی سنٹر مسجد بیت السلام میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے لیئے 10 اکتوبر 2004 کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اکتوبر میں عموماً یہاں کافی سردی شروع ہو جاتی ہے لیکن اس بار موسم کافی خوش گوار تھا اور سورج نکلا ہوا تھا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد ارت کو بارش ہوئی اور کافی سردی ہو گئی۔ اس جلسہ سالانہ کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کردی گئی۔ اس سلسلہ میں دعوت نامے شائع کر کے مختلف دوستوں کو بھجوائے گئے جن میں غیر احمدی مسلمان بھی شامل تھے۔ چند جگہوں سے بعض افراد کے سپرد ٹرانسپورٹ کی ڈیوٹی لگائی گئی تاکہ وہاں سے لوگوں کو لائیں۔ الحمدللہ انہوں نے اچھا کام کیا اور چار جگہوں سے بہت سے افراد پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ 25 افراد جماعت نے ڈیوٹی دی اور جلسہ کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس جلسے پر بعض نئے احمدی افراد نے بھی ڈیوٹی دی اور تجربہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ابراہیم نون صاحب مبلغ انچارج آئرلینڈ کو بطور مہمان خصوصی بھجوایا۔ جرمنی سے 7 افراد پر مشتمل قافلے نے ہمارے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا اور البانیہ سے چار افراد کے وفد نے بھی شرکت کی اس طرح پہلی بار ہمارے جلسہ پر تین ممالک سے مہمان تشریف لائے۔ صبح جب مہمانوں کی آمد شروع ہوئی تو پہلے ان کی رجسٹریشن ہوتی پھر تبلیغی (بقیہ صفحہ 4 پر)

لوکل امارت فرینکفرٹ میں عید ملن پارٹی

مورخہ 17 نومبر بروز بدھ بوقت 8 بجے شام بیت السبوح میں ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں 71 جرمن و دیگر قومیت کے احباب نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا اس کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت جرمنی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے رمضان المبارک کی اہمیت اور عید الفطر کے متعلق تفصیلاً تعارف کروایا۔ اسی طرح موجودہ حالات کا بھی ذکر کیا کہ اگر خدا تعالیٰ سے حقیقی لگاؤ ہو تو ایسے حالات رونما نہیں ہو سکتے۔ اس کے بعد بچیوں نے ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی جرمن نظم ترانہ کی شکل میں پیش کی۔ آخر میں مہمانوں کو پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران مہمانوں سے اسلام اور احمدیت کے متعلق تفصیلاً گفتگو ہوتی رہی۔ ان مہمانوں میں SPD پارٹی کے سرکردہ لیڈر نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں Neupresse اخبار کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ اس طرح بادہمبرگ کے بھی شامل ہوئے علاوہ ازیں مختلف سرکاری شعبہ جات کے نمائندگان نے بھی اس میں شرکت کی۔ اس پروگرام میں فرینکفرٹ کے جرمن احمدی احباب و خواتین نے بھی شرکت کی۔ مجموعی طور پر حاضری 120 رہی۔ علاوہ ازیں نیشنل عاملہ جرمنی کے بعض اراکین، صدر خدام الاحمدیہ جرمنی دیگر احباب جماعت نے شرکت کی خدا تعالیٰ کے فضل سے پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

ریجن Offenbach کے واقفین نو کا چھٹا کامیاب اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ واقفین نو ریجن Offenbach کا چھٹا ایک روزہ اجتماع 10 اکتوبر 2004 بروز اتوار بمقام ناصر باغ Gross Gerau میں منعقد ہوا۔

رجسٹریشن کے بعد اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز 10:10 صبح تلاوت قرآن پاک اور اردو و جرمن ترجمہ سے ہوا۔ پھر تین واقفین نو بچوں نے مل کر قصیدہ فی مدح خاتم النبیین ﷺ از فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے با آواز بلند سنایا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مربی سلسلہ ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے فرمائی۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں وقف کی اہمیت پر واقفین نو کو محنت کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ میری زندگی کا تجربہ ہے کہ وہی بچے کامیابی حاصل کرتے ہیں جن کو محنت کی عادت ہو، خالی ذہانت پر اترانے والے اکثر پیچھے رہ جایا کرتے ہیں اور والدین واقفین نو کو پر حکمت نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اکثر والدین اپنے بچے میں ہر قسم کی اچھائی دیکھنے کے خواہش مند ہوتے ہیں مثلاً وہ پانچ وقت کا نمازی ہو، جھوٹ سے نفرت کرتا ہو، کسی کو گالی نہ دینے والا ہو اور خود یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے گھر کا ماحول ہی ان کو یہی باتیں سکھا رہا ہوتا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اپنے اور اپنے گھر کے ماحول کو ایسا بنانا ہو گا جیسا وہ اپنے بچے کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے والدین کو بچوں کے لیے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کیا اور مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ طفولیت میں حضرت امام اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد محترم وفات پا گئے تھے اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی۔ آپ بچپن میں ہی آنکھوں کی بینائی سے محروم ہو گئے تھے۔ کئی معالجین کے علاج کروائے مگر شفا نہ ملی۔ آخر آپ کی والدہ صاحبہ جو بہت نیک اور پارسا عورت تھیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھک گئیں اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے لخت جگر کے لیے دعا میں مصروف ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو پایہ قبولیت جگہ دی اور ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے خواب میں آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو قبول کیا اور تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی۔ جب صبح نمودار ہوئی اور حضرت امام صاحب بستر سے اُٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں، سبحان اللہ۔

خطاب کے بعد مربی صاحب نے دعا کروائی۔ افتتاحی اجلاس کے معاً بعد واقفین نو کی ذہنی علمی اور نصابی تیاری کا جائزہ لینے کے لیے علمی مقابلہ جات کا آغاز پروگرام کے مطابق ہوا۔ مقابلہ جات حسن قرأت، نظم، تقریر اور عربی قصیدہ پر مشتمل تھے اور واقفین نو و واقفات (بقیہ صفحہ 3 پر)

جرمن بولنے والے احمدیوں کے لیئے سیمینار کا انعقاد

مورخہ 27، 28 نومبر 2004ء کو مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے جرمن بولنے والے احمدیوں کے لیئے ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔

دو روزہ اس سیمینار کے لئے ایک روز قبل ہی مرد وزن و بچوں کی ایک بڑی تعداد ذوق و شوق سے مسجد پہنچ گئی تھی۔ اتوار تک مہمانوں کی تعداد 68 ہو گئی۔ مرکز سے محترم نیشنل امیر صاحب کے علاوہ جرمن ڈیسک کے انچارج مکرم وسیم احمد صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری نو مبائعین مکرم اوکلا (uklah) صاحب بھی تشریف لائے۔ دونوں دن مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا جس میں لجنہ نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آخری دن سوال جواب کا پروگرام تھا اس میں لوکل امارت ڈارم سٹڈ سے جرمن زبان سمجھنے والے اراکین جماعت نے بھی شمولیت کی۔ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ حاضرین سے محترم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ مہمانوں کی خدمت کے لئے لوکل امارت کی طرف سے مختلف شعبہ جات نے کام کیا۔ تمام مہمان انتظامات سے بے حد خوش ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت کے جذبہ سے ہمیشہ سرشار رکھے اور اسے قبول فرمائے، آمین۔ (رپورٹ چوہدری وسیم احمد)

نوجوان واقفین نو کے لیئے "گل جرمن سیمینار" کا انعقاد

مورخہ 28 نومبر 2004ء کو نوجوان واقفین نو کے لئے جرمن جماعت کے مرکز "بیت السبوح" فرینکفرٹ میں یک روزہ "گل جرمن سیمینار" کا انعقاد ہوا جس میں پندرہ سال اور اس سے اوپر کی عمر کے 296 واقفین نو اور 170 واقفات نو نے شمولیت اختیار کی۔ افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے زیر صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی، تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم عطاء الرزاق بھٹی صاحب نے کی، بعد مکرم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے پروگرام کا تعارف کرواتے ہوئے کچھ ہدایات سے بھی نوازا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے واقفین کو قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے نیز ذہانت سے علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مختلف گروپس میں تقسیم ان طلبا کو مربیان کرام، ماہرین کمپیوٹر، ڈاکٹر، وکیل، انجینئر، اسکالرز، وغیرہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں بھرپور معلومات فراہم کیں۔

بقیہ صفحہ 3 پر

خلاصہ تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء

حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت سے توقعات

مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے ''حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی اپنی جماعت سے توقعات،، کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت اقدسؑ چاہتے تھے کہ احباب دس شرائط بیعت اور عہد بیعت کی پابندی کرنے والے ہوں تا کہ احباب حضرت اقدسؑ کے بیان کردہ روحانی گھر میں داخل ہو جائیں اور آپ کی روحانی کشتی میں سوار ہو کر گناہوں کے طوفان سے نجات پائیں اور عالمِ باعمل ہو کر حضرت مولانا نورالدین صاحب کی طرح بن جائیں۔ خدمت دین کے لیے فنا فی اللہ ہوتے ہوئے رات کو اٹھ کر زمین پر سجدہ ریز ہوتے ہیں اور دُعا کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ بقول حضرت اقدس قرآن کریم کے سارے احکامات پر چلنے کی کلید اور قوت دُعا ہے۔ حضرت اقدسؑ کے نزدیک خدا کی رضا کے سامنے تقویٰ کے ساتھ سر تسلیم خم کرنا ہی اسلام ہے آپ فرماتے ہیں

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کے لیے فنا

ترک رضائے خویش پے مرضی خدا

محترم امام صاحب نے واضح کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اخلاقی تجزیہ یہ ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ انسان کے نفس میں سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ نیز متنبہ کیا ہے کہ ایسے ہی بدکار، ظالم، خائن، ناپاک آنکھ، ناپاک دل خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدسؑ نے ایک دفعہ بیعت کنندگان کو نصیحت فرمائی اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لیے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت کو آپ کے ہی الفاظ میں کشتی نوح سے پیش کر کے احباب کو توجہ دلائی جو آپ نے کشتی نوح صفحہ 12 پر تحریر کی ہے۔ ''سوائے لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مُچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا حکیم نورالدینؓ

مکرم مولانا راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا حکیم نورالدینؓ صاحب بھیروی کی سیرت سوانح خدمات اور کارناموں پر محیط جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نسبت کے لحاظ سے فاروقی دعلوی تھے۔ آپ نہایت وجیہ اور بارعب شخصیت کے حامل تھے۔ حافظہ کے لحاظ سے آپ کو اپنا دودھ چھڑانا تک یاد تھا۔ بچپن میں تیراکی کے شوقین تھے، کتابوں سے محبت تھی، حصول علم کی خاطر دور دراز کے سفر اختیار کر کے مروجہ دینی وطبی علوم میں کمال حاصل کیا اور پھر تجدید دین کے لیے مرد کامل کی تلاش میں مکہ و مدینہ پہنچے۔

اس جستجو میں مؤلف براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے خوشخبری ملی فوراً لبیک کہا اور شکرانہ میں سجدہ ریزہ ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں پہلی ملاقات میں ہی میں نے اسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا ہے۔ فاضل مقرر نے آپ کی سیرت و سوانح کے نمایاں پہلوؤں کو یوں اجاگر کیا ہے۔

بیمثال توکل علی اللہ: اللہ تعالیٰ نے حسب وعدہ عین ضرورت پر غیب سے لاکھوں روپیہ کے لین دین اور غیبی رزق کا انتظام کر دیا۔ ایک حاجتمند حضرت مولوی صاحب کے کوٹ کو خالی پا کر متجسس ہوا۔ مگر آپؓ نے اسی کوٹ سے مطلوبہ رقم دے کر فرمایا مجھ سے خدا تعالیٰ کا خاص معاملہ ہے جس سے کوئی واقف نہیں۔

عشق قرآن: فرمایا! ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں ان سب میں سے مجھے خدا ہی کی کتاب پسند آئی۔ پھر فرمایا میں سخت کمزور ہوں قرآن پڑھتے پڑھتے مجھ میں طاقت آجاتی ہے۔ آپ نے عمر بھر قرآن وحدیث کا درس دیا اور آپ کی آخری وصیت یہی تھی کہ قرآن وحدیث کا درس جاری رہے۔

حضورؑ سے محبت اور افراد خاندان کا احترام:

معزز مقرر نے نہایت دلچسپ واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ایک دفعہ ایک تحصیلدار نے عرض کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے کیا فائدہ ہوا؟ فرمایا بہت سے فوائد ہیں ایک یہ کہ پہلے مجھے آنحضور ﷺ کی زیارت خواب میں ہوتی تھی اب بیداری میں ہوتی ہے۔ جب کبھی صاحب زادہ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے۔

خلافت کا استحکام: انجمن کے لاہور گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جلسہ سالانہ کی تقاریر میں خلیفہ کی عظمت کو گرانا چاہا جس پر خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اگلے ماہ جنوری 1909 میں مجلس شوریٰ بلائی۔ نماز صبح کے بعد آپ نے فرمایا میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے یہ دونوں خادم ہیں پھر فرمایا خدا کی قسم مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے۔ آخر پر معزز مقرر نے وہ شعر پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اطاعت و فدائیت میں صدیقی صفات سے متصف ہونے والے قابل قدر نمونہ پر اپنی آرزو کا اظہار یوں کیا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دین بودے

ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بُودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔

واقفین نو مستقبل کے مبلغ

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے معزز مہمان محترم مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے واقفین نو مستقبل کے مبلغ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا مقام برّ (نیکی) جو عیسائیت میں Salyation یعنی نجات سے بہت بلند ہے کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے زیادہ پیاری چیز کی قربانی پیش کرو۔ وہ نہ مال ہے نہ عزت نہ وقت ہے نہ ہی آرام بلکہ وہ ہے اولاد کا وقف۔ آپ نے فرمایا کہ کامیابی کے لیے سرمایا کاری کرنے کو لوگ موقع کی تلاش میں لگے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی کامیاب وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ 60 سال قبل کے ایک واقف زندگی کے قافلہ کے سفر کے ذکر میں آپ نے بتایا جو آپ نے 10 سال کی عمر میں اپنے والد گرامی حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب اور والدہ محترمہ کے ساتھ بمبئی سے سوڈان پھر صحراء اعظم کو ٹرکوں میں عبور کر کے چاڈ اور نائیجیریا کے راستہ سیرالیون تک تین ماہ میں مکمل کیا۔ آپ نے فرمایا دراصل وہ قافلہ اور اب ملک ملک کے سالانہ جلسہ میں ہر سال ہزاروں افراد پہ مشتمل جو قافلے شامل ہو رہے ہیں یہ سب 115 سال قبل 23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ سے چلنے والے 40 نفوس کے قافلہ کے نقوش ہی تو ہیں۔ محترم مبارک احمد نذیر صاحب نے واقفین نو کے پس منظر اور اس کی اہمیت افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ واقفین نو کی الٰہی تحریک اپریل 1987 میں جاری ہوئی تا کہ آئندہ تبلغ وتربیت کے علاوہ اسلام کی ترقی کے لیے جو بے شمار راہیں کھلنے والی ہیں ان کی ضروریات کو پیش نظر رکھا جائے۔ اگرچہ یہ تحریک دو سال کے لیے تھی اور پانچ ہزار واقفین نو کا مطالبہ تھا۔ مگر توسیع کے بعد اب بفضل ایزدی 28 ہزار واقفین مختلف ممالک میں پروان چڑھ رہے ہیں۔ یہ نونہال واقفین شعوری عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ جہاں انہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی خدائی فرمائش قربانی پر لبیک کہتے ہوئے یہ جواب دینا ہے۔ ترجمہ اے میرے باپ وہی کر جو تجھے حکم دیا گیا) یا حضرت مسیح موعود کی طرح یہ کہنا ہے جو انہوں نے اپنے فکر مند باپ سے کہا تھا میری نوکری کی فکر نہ کریں، میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔ آخر پر مکرم مبارک نذیر صاحب نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا حضرت والد محترم مولوی نذیر احمد علی صاحب جنکی وفات 1955 میں سیرالیون میں ہوئی اور شہر Bo میں مدفون ہوئے، اقتدار میں اپنی ملازمت بطور ریسرچ آفیسر چھوڑ کر اسی سیرالیون میں 22 سال بطور مبلغ استاد خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ بعدہ اب تک خدمت دین کے لیے کینڈا جامعہ احمدیہ بطور پرنسپل متعین ہیں۔

فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے الہام ''جنگ بدر کا قصہ مت بھولو،، کی روشنی میں بتایا کہ واقفین نو یعنی مستقبل کے مبلغ کے سامنے ان دو بدری نو عمر نوجوانوں کا نمونہ قربانی قابل تقلید ہے جنہوں نے اسلام کی خاطر اپنی کمزویوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جان کی بازی لگا دی اور واقفین کیلیئے اس میں یہ نوید ہے جیسے مسلمانوں کی کم تعداد کے باوجود اللہ تعالیٰ نے پہلے معرکہ میں ہی کفار کی اکثریت پر فتح بخشی اب ان کے لیے بھی غلبہ مقرر ہے۔ آپ نے اولوالعزم 17 سالہ اسامہؓ کا حوالہ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے آخری لشکر کا سپہ سالار مقرر فرمایا تھا۔ اس عمر کے واقفین نو کو اب دلائل براہین اور دُعا کے ہتھیار سے لیس ہو کر سپہ سالار بننا ہے۔ انشاء اللہ لیس والدین قربانی کے جانوروں کی طرح ان مستقبل کے مبلغین کو لباس التقویٰ سے سجا سجا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔

جرمنی میں ایک احمدی کا طرزِ عمل

جرمنی میں جماعت کے آباد کار لوگوں میں سے اکثریت پاکستان سے ہجرت کر کے آئی ہے۔ اس لیے مکرم کولبس خان صاحب نے اپنے خطاب کا رخ مہاجر طبقہ کی طرف رکھا ہے۔ دراصل موضوع کا تعلق حقوق العباد سے ہے یعنی ہمارا تعلق مملکت اور جرمن قوم سے کیسا ہونا چاہیے۔

فاضل مقرر نے اپنے خطاب میں ایک احمدی کے جرمن مملکت سے تعلق میں بتایا کہ بایں ہمہ یہاں کی تاریخ جنگوں سے آلودہ ہے مگر جرمنی نے انسانی حقوق اور شرف انسانی کو اپنے دستور کا حصہ بنایا ہے۔ چنانچہ یہاں پر ہمارا وجود اس امر کی غمازی کر رہا ہے کہ اس ملک کی انسانی اقدار قابل ستائش ہیں۔ آپ نے بتایا کہ بقول حضرت مصلح موعودؓ ''چونکہ اس ملک کی جنگ میں خدا تعالیٰ کا دخل ہے اس لیے اس کا نتیجہ اسلام احمدیت کے لیے مضر نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ نے پھر فرمایا اگر اس جنگ میں جرمنی کو شکست ہوئی تو اس کے بعد تبلیغ کا بہترین مقام جرمنی ہوگا۔ 300 سال کی قربانیاں کرنے والی قوم کی ناکامی پر ہم اسے بتائیں گے کہ خدا کے دین میں شامل ہو جاؤ۔ آنحضور ﷺ کے مکی دور میں ہجرت حبشہ کو بیان کرتے ہوئے مکرم خان صاحب نے یہ نتائج اخذ کیے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اجازت سے ہجرت ہوئی۔ وہاں ایک عیسائی حکومت سے پناہ لی اور پھر اس حکومت کے ماتحت قیام بھی کیا لہٰذا اسوۂ حسنہ کے مطابق حکومت وقت سے تعاون واطاعت ہمارا فرض ہے۔ اگر دنیا اسے مان لے تو کوئی جنگ اور لڑائی نہیں اٹھ سکتی۔ جرمن قوم سے ایک احمدی کے معاشرتی و تمدنی تعلق کے ضمن میں مقرر نے بتایا کہ جرمن قوم کی خوبیوں میں سے چند ایک ایسی ہیں جو بہت مفید ہیں مثلاً راست گوئی، کام کی لگن، محنت کی عادت، قانون کی اطاعت، وقت کی پابندی وغیرہ۔ اس کے بدلہ میں ان کو صلہ رحمی، بڑوں کا احترام، پردہ پوشی وغیرہ متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ افراد خاندان کو نصیحت خاوند یا باپ ہمیں یورپ کی آزادی پر کھلی چھوٹ نہیں دینی جو جماعت اور ملک کے لیے وجہ پریشانی ہو بلکہ تربیتی تناظر میں اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اس طرح میاں بیوی کے تعلقات کے معاملہ میں امام وقت کی نصیحت یہ ہے کہ بیوی کو نوکرانی نہ سمجھا جائے بلکہ اس کا واجب احترام کیا جائے۔ مرد کے لیے بحیثیت قوام (نگران) لازم ہے کہ بیوی کے دکھ اپنے اوپر لے اور پردہ پوشی کرے۔ بچوں کی تربیت کے بارے میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ تربیت کا آغاز انکی پیدائش سے قبل ہی دعا مانگنے سے کیا جائے جس کے نتیجہ میں اولاد شیطانی حملوں سے محفوظ رہے گی۔ بچپن کا کردار عمر بھر رہنمائی کرتا ہے نماز کی ادائیگی تلاوت اجلاسات میں شمولیت، عہدہ دار کی عزت، خلافت سے محبت و اطاعت، چندہ کی ادائیگی وغیرہ بچپن میں سیکھنے والے احمدی نمایاں مفید شہری بنتے ہیں۔ والدین خود بچے (بقیہ صفحہ ۳)

بقیہ خلاصہ تقاریر جلسہ سالانہ جرمنی 2004

کے سامنے عمدہ نمونہ پیش کریں۔ محبت کی زبان اپنائیں، مگر [illegible] کے کام میں مدد دیں۔ سکول میں جنسی تعلیم اور Klassenfahrt کے غیر مفید پہلو پر حکمت سے نظر رکھیں۔ شادی میں [illegible] بنیاد بنایا جائے۔ آخر پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں [illegible]

آنحضرت ﷺ بحیثیت عدل و انصاف کے علمبردار

اس موضوع پر [illegible] صاحب نے اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن کریم سے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا [illegible] (الحدید 26) [illegible] (المائدہ 9) [illegible] (النساء 106) [illegible] ہے (نساء 4) گھریلو معاملات میں انصاف کو قابل عمل [illegible] آنحضور ﷺ [illegible] غزوہ حنین سے واپسی پر آنحضور ﷺ پر مال غنیمت کی تقسیم

کے بارے میں اعتراض کیا کہ ایک بدو چلایا کہ محمد عدل سے کام لیں جس کا جواب فاتح جرنیل نے نہایت صبر اور نرمی سے دیا۔ اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کرے گا تو اور کون کرے گا۔ آپ ﷺ نے اُسے کوئی سرزنش نہ کی۔ انصاف کے مجسم پیکر نے اپنے آخری ایام میں اعلان عام فرمایا کہ میں ایک انسان ہوں اگر کسی کو کوئی اذیت پہنچی ہو تو وہ آج مجھ سے بدلہ لے۔ [illegible] ایک شخص بولا حضور جنگ کیلیے صفوں کی درستگی میں [illegible] ایک [illegible] پر ہاتھ [illegible] اس شخص [illegible] بوسہ دیا [illegible] موقع [illegible] لگے۔ آخری خطبہ حجۃ الوداع میں اعلان کیا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں نہ کوئی بڑائی ماسوائے تقویٰ کے۔ آنحضور ﷺ کے معاشرتی عادلانہ [illegible] ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ سننے کی اہمیت

اس موضوع پر مکرم [illegible] صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے [illegible] اور آدم [illegible] تعلق [illegible] باہمی [illegible] کی کہ [illegible] آپ [illegible] کاروان [illegible] ہے تو [illegible] ہے۔ یہ [illegible] کے [illegible] ہے۔ یہ [illegible] ہوتی [illegible] سنے [illegible] صاحب [illegible] اعمال۔ [illegible] بولنے [illegible] MTA [illegible] (446) "یُنادی منادٍ من السماء" [illegible] امام [illegible] باتیں [illegible] امام [illegible] حضرت [illegible] زمانہ [illegible] میں

ہوگا اسی طرح مغرب والا اپنے مشرقی بھائی کو دیکھ لے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے کشف کے ذکر میں محترم مربی صاحب نے بتایا کہ (تذکرہ 445) میں لکھا ہے۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں۔ ایک گڑھا ہے مثل دائرہ کے گول، سید محمد احسن صاحب جو کنارے پر کھڑے تھے سے کہا دیکھ لیجئے عیسیٰؑ پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیرتا ہوں، کئی پھیرے لگائے۔ موعود خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خدائی اشاروں کے مطابق پیشگوئی کے رنگ میں کیا خوب کہا

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا

امت مسلمہ کے آخرین کے لیے رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ دائمی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ قرار دیا ہے۔ ایسے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے جن کی دُعا سے تقدیریں بدلتی ہیں حضرت خدیفہؓ کی روایت کے مطابق آنحضور ﷺ نے ہدایت فرمائی، ضلالت کے زمانہ میں خلیفۃ اللہ کو پکڑو (مسند احمد) پس خلیفۃ المسیح کے خطبات میں محبت بھرے جام سے ہم مشرقی اور مغربی سب اپنی اپنی زبان (کے چینل) میں گھر بیٹھے جہاں لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ توجہ سے سنیں اوران پر عمل پیرا ہوں۔

اسلام میں تعلیم و تحقیق کی اہمیت

مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب نے تعلیم و تحقیق کے بارے اسلامی نکتہ نظر پیش کر کے اُسے آئندہ قومی ترقی اور سماجی بہتری اور اخلاقی برتری کے لیے راہنما اصول قرار دیا۔ آپ نے بتایا اسلام کا آغاز اس امر سے ہوا تھا کہ پڑھو اور ہر فرد کے لیے یہ دُعا کرنا لازمی قرار دیا رب زدنی علما اے میرے رب میرے علم کو زیادہ کر۔ اس خدائی ارشاد کی تشریح میں پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے فرمایا علم حاصل کرنا مردوں عورتوں اور بچوں ہر ایک کے لیے لازمی ہے اور پھر فرمایا کہ تحصیل علم کے لئے خواہ تمہیں چین کے دور دراز ملک کے لیے صعوبت سفر برداشت کرنی پڑیں تو کرو۔ جدو جہد ضرور کرنی چاہیے خیال رہے اس کے لیے عمر کی کوئی روک نہیں۔ ارشاد نبوی ہے کہ بچپن سے بڑھاپے تک سیکھتے رہو۔ تحقیق اور تدریس کے معاملہ میں کسی راستہ کے سفر کرنے والے کو آنحضور ﷺ نے یہ خوشخبری دی ہے اللہ تعالیٰ علم کے راستے کے ساتھ جنت کا راستہ بھی آسان کر دیتا ہے اور یہ کہ طالب علم کے لیے فرشتے بھی اس کے آگے پر بچھاتے ہیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دُعا کرتیں ہیں۔ پھر فرمایا! عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ پھر رسول خدا نے فرمایا کہ ''ریاض الجنۃ'' یعنی علمی مجالس میں شرکت کر کے زیادہ سے زیادہ علم کو اپنے ہاں محفوظ کرو۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا کہ فی زمانہ تکنیکی تحقیقات میں سبقت لے جانے والے سپر پاور کہلاتے ہیں اسی بنا پر دوسری اقوام کو رہنما منصوبے عطا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کا ساتواں حصہ قوانین فطرت اور اس کے اثرات پر مشتمل ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹر عبدالسلام جیسے ماہرین کی جماعت کو ضرورت ہے۔ کثرت سے ماہرین علماء ومفکر کا وجود زندہ قوم کی علامت ہے۔ قوموں کے عروج وزوال کے اسباب پر نگاہ ڈالتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے متنبہ کیا کہ نوجوان محنت اور لگن سے مغربی دنیا کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع سے پوری طرح استفادہ کریں ورنہ مغربی تمدن انہیں کھا جائے گا۔ عرب جہلاء اسلام کے نور سے منور ہو کر دنیا کے معلم بن گے۔ تعلیم و تحقیق ایک جہاد ہے جس میں ماؤں کا کردار بھی برابر کا شامل ہے۔ پس ہر احمدی طالب علم مرد ہو یا عورت، کو تعلیم و تحقیق میں مشرق ہو یا مغرب پر اپنی فوقیت جتانا ہو گی تبھی ہماری تعلیم تربیت کے مفید اور شیریں پھل نصیب ہوں گے۔

(تلخیص وتدوین مرزا عبدالحق مائنز)

بقیہ اجتماع وقف نو offenbach

کے تین تین معیار بنائے گئے تھے۔ واقفین نو نے بھی بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ تمام مقابلوں میں حصہ لیا۔ واقفات کے تمام علمی مقابلہ جات ریجنل صدر صاحبہ لجنہ کی زیر نگرانی الگ لجنہ ہال میں منعقد ہوئے۔

پروگرام کے مطابق 13:00 بجے وقفہ برائے طعام ہوا۔ اس کے بعد 14:15 نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا حصہ دوئم شروع ہوا۔

اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم شمس الحق صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک وقف نو تلاوت قرآن پاک سے اور اردو ترجمہ اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی پھر علمی مقابلہ جات میں اول۔ دوئم اور سوئم آنے والے خوش نصیب واقفین نو میں نیشنل سیکرٹری تحریکِ وقف نو نے انعامات تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر تمام واقفین نو بچوں نے نظم وضبط کا مظاہرہ کیا اور اس دوران انعام وصول کرنے والے **جزا کم اللہ** اور حاضرین **بارک اللہ لکم** کہتے رہے۔ واقفات میں ریجنل صدر صاحبہ لجنہ نے انعامات تقسیم کیئے۔ پھر مکرم شمس الحق صاحب نے تقریر کی اور والدین کو منجملہ دیگر قیمتی نصائح کے واقفین نو کی بہتر رنگ میں تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 51 واقفین نو اور 58 واقفات کے علاوہ 48 زائرین اور 78 زائرات نے رجسٹریشن کروائی۔ علمی مقابلہ جات میں 118 واقفات اور 129 واقفین نو نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ تھی کہ 99.9% واقفین اور واقفات نے علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا اور والدین نے بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ بیٹھ کر مذکورہ مقابلہ جات دیکھے جس سے بچوں کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اس طرح اجتماع کی کل حاضری 235 رہی۔ آخر پر دُعا ہے کہ وہ سب لوگ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع کے لئے خدمت کی، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔ (رپورٹ شاہد محمود اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تحریکِ وقفِ نو ریجن اوفن باخ)

بقیہ نوجوان واقفین نو کا سیمینار

واقفات نو کے لیئے ایسا ہی پروگرام لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی ہوا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ یہاں مساجد تیزی سے مکمل ہو رہی ہیں۔ ان ان کے لئے ہمیں امام چاہئیں اور وہ آپ لوگ میں سے ہوں گے۔ محترم امیر صاحب نے واقفین نو، سیکرٹریان اور صدران جماعت سے سوالات کی صورت میں تبادلہ خیالات بھی کیا۔ دُعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

Vol. 9 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue13
National Shoba Tasneef, AhmadiyyaMuslimJamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جستہ جستہ

زندہ خدا

مکرم محمد سعید احمد تحریر فرماتے ہیں۔ غالباً 51-1950ء کی بات ہے کہ مسجد دہلی دروازہ جماعت احمدیہ کی اجتماعی مساعی کا مرکز تھا۔ اس وقت لاہور شہر میں حضرت مسیح موعود کے کئی ایک صحابہ موجود تھے۔ ایک دفعہ نماز جمعہ کے بعد خاکسار نے مسجد دہلی دروازہ میں حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ والے کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ حضرت صاحب سے فیض یاب ہونے کا کوئی ایسا واقعہ سنائیں جس سے معلوم ہو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح موعود کے طفیل زندہ خدا دیکھا۔

حضرت حکیم صاحب نے بیان فرمایا کہ ہم چار پانچ دوست قریباً ہر ہفتہ صحبت صالحین کی غرض سے لاہور سے قادیان جایا کرتے تھے۔ بٹالہ سے قادیان کا قریباً 12 میل کا فاصلہ اگر یکہ نہ ملتا تو پیدل ہی طے ہوتا۔ یہی حال واپسی پر ہوتا۔ ایسی ہی ایک زیارت کے موقع کا واقعہ ہے کہ ہم نے واپسی کے لئے حضرت صاحب سے اجازت چاہی تو جواب ملا انتظار کریں۔ میں ایک بہت اہم کتاب لکھ رہا ہوں جو جلد شائع ہونی ہے۔ مسودہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔ ہم ذرا پریشان ہوئے کہ ریل گاڑی جس پر بٹالہ سے سوار ہونا تھا وہ تو نکل جائے گی۔ ایک دو دفعہ یاددہانی کرائی تو ارشاد ہوا کہ انتظار کریں۔ قریباً تین گھنٹے کے بعد حضرت صاحب باہر تشریف لائے اور کتاب کا مسودہ ہمیں دیتے ہوئے فرمایا کہ جلد واپس جائیں اور فلاں شخص کو دے دیں اور انہیں میری طرف سے جلدی چھاپنے کی تاکید کریں۔ اب ہم سوچ رہے تھے کہ گاڑی تو بٹالہ سٹیشن سے چلی گئی ہوگی جلدی کرنے کا کیا فائدہ مگر ہمیں اطاعت امام کا پورا پاس تھا۔ اس لئے اجازت لے کر فوراً روانہ ہوگئے اور فیصلہ کیا کہ جلدی جانے کا حکم ہے اس لئے جوتیاں اتاریں اور حتی المقدور دوڑتے ہوئے بٹالہ جائیں۔ جونہی ہم بٹالہ ریلوے سٹیشن پہنچے تو ریل گاڑی کھڑی نظر آئی۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ یہ گاڑی شاید کہیں اور جانے والی ہو مگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ہماری مطلوبہ ریل گاڑی ہی تھی۔ اس کا انجن خراب ہوگیا تھا اور ابھی ابھی ٹھیک ہوا تھا۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور سوار ہوگئے۔ زندہ خدا نے اشاعت حق کی تڑپ کو قبول فرمایا اور ریل گاڑی اس وقت تک نہ چلنے دی جب تک مسودہ بردار سوار نہ ہوگئے۔"

مقدس اصطلاحیں

مرکز ربوہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام ایک تربیتی کلاس کا انتظام مرکز میں کیا گیا۔ طلباء کا قیام لنگر خانہ میں تھا جس کے نگران حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب تھے۔ محترم حکیم صاحب کی طبیعت جلال و جمال کا حسین مرقع تھی۔ اس وقت جوانی میں تو سمجھ نہ پائے کہ وہ کب خوش ہوتے ہیں اور کس بات سے ناراض ہوجاتے ہیں مگر اب ان کی باتیں اور عمل خوب سمجھ میں آگئے ہیں۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، ہر حرکت اور سکون عین آسمانی طریق کے مطابق تھا۔ اس وقت غالباً ربوہ میں بجلی نہ آئی تھی اس لئے گرمی کے موسم میں ہاتھ سے جھلنے والے پنکھے استعمال ہوتے تھے۔ ایک روز دوپہر کلاس کے آرام اور مطالعہ کا وقت تھا۔ طلباء انفرادی مطالعہ اور سوال و جواب میں مشغول تھے۔ محترم حکیم صاحب بھی تشریف فرما تھے اور شریک گفتگو ہوجاتے تھے۔ ایک طالب علم کے ہاتھ کا پنکھا اس سے ٹوٹ گیا۔ اس نے کم علمی اور سادگی سے بلند آواز سے کہا کہ لوجی یہ پنکھا تو شہید ہوگیا ہے۔ محترم حکیم صاحب نے فوراً سرزنش فرمائی اور اس نوجوان کو استغفار کرنے کو کہا۔ فرمایا کہ شہید کا تو بہت بلند مقام ہے۔ تم نے اس مقدس اصطلاح کا غلط استعمال کیا ہے۔ آئندہ محتاط رہنا۔ ان کی اس فہمائش کا اثر خاکسار کی طبیعت پر ابھی تک ہے اور اپنی گفتگو میں محتاط رہنے کی کوشش کرتا ہوں

خلافت سے خادمانہ تعلق

"خلافت احمدیہ کے مظاہر اور امام وقت سے گہرا، عاجزانہ، والہانہ، عارفانہ اور عاشقانہ ذاتی تعلق ہونا چاہیئے۔ خاکسار نے کینیڈا میں ایک عرب احمدی بھائی سے یہ سنا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نوراللہ مرقدہ سے ان کی فیاضانہ طبیعت کے باعث ان کا قرب نصیب ہوا۔ ایک دفعہ انہوں نے ایسی ہی قربت کی ایک مجلس میں حضرت چوہدری صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کی بے مثال اور شاندار دینی اور دنیاوی ترقیات کا راز کیا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ یہ برکت قدرت ثانیہ کے مظاہر سے خادمانہ تعلق کی وجہ سے نصیب ہوا۔ اسی عرب دوست نے یہ بھی بیان کیا کہ اسلام کے قرنِ اوّل میں تین خلفاء راشدین کی شہادت کا خمیازہ عرب آج تک بھگت رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے قدرتِ ثانیہ کے مسئلہ پر بہت مطالعہ کیا ہے۔ مزید فرمایا کہ میں اب خلافت کی برکات کے موضوع پر گھنٹوں تقریر کرسکتا ہوں۔ ہر احمدی کو اپنی ذات میں برکاتِ خلافت نظر آنی چاہئیں۔"

یہ کیسے ہوگا کب ہوگا؟

"1954ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں خاکسار کو شرکت کا موقع ملا۔ قریباً دوصد زائرین لاہور سے روانہ ہو کر بسوں کے ذریعہ نصف رات کے وقت قادیان پہنچے۔ استقبالیہ کے لئے چاق و چوبند درویشان قادیان منتظر تھے۔ جن میں صحابی حضرت مسیح موعودؑ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ بھی شامل تھے۔ دراز قد، منحنی جسم، نورانی چہرہ، معمر ہونے کے باوجود پوری طرح مستعد، ہر زائر سے معانقہ کرتے اور رقت طاری ہوجاتی تھی۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ زمانہ درویشی کے حالات پر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا ہے۔ زائرین کو دیکھ کر پاکستان میں بسنے والے اپنے اہل وعیال یاد آگئے ہیں۔ قبل از تقسیم ملک کے زمانہ کے سالانہ جلسوں کی رونق یاد آرہی ہے اور اس بے بسی کے ماحول کی گھٹن نے بے تاب کردیا ہے۔ مگر مجھے حضرت بھائی صاحب سے اصل حقیقت معلوم کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اتفاق کی بات ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے اختتام کے چند دنوں بعد حضرت بھائی صاحب لاہور تشریف لائے۔ نماز جمعہ مسجد دہلی دروازہ میں ادا کی۔ بعدازاں احباب جماعت سے ملے اور وہی قادیان میں قافلہ زائرین کے استقبال والا نظارہ دیکھا گیا۔ آخر میں جب حضرت بھائی صاحب کے پاس چند ایک احباب رہ گئے تو خاکسار نے ہمت کر کے ان سے پوچھا کہ احمدیوں سے ملاقات کے موقع پر پیار سے بھرے معانقہ اور رقت کی وجہ کیا ہے۔ پہلے تو مجھے غور سے دیکھا پھر فرمایا تمہاری عمر بہت چھوٹی ہے تم نہیں سمجھو گے۔ بات یہ ہے کہ میں بہت چھوٹا تھا قریباً 12-14 سال کا جب احمدیت قبول کی۔ قادیان کی بستی بہت چھوٹی تھی۔ آبادی بھی کم تھی۔ مسجد مبارک میں پنجگانہ نماز کے وقت حاضری مختصر ہوتی۔ حضرت مسیح موعود اکثر و بیشتر نماز کے بعد احباب میں تشریف فرما ہوتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت بہت ترقی کرے گی۔ ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اس وقت میں اپنی حالت دیکھتا، قادیان کی حالت کو دیکھتا اور حاضرین کی تعداد کو دیکھتا، میری چھوٹی سی عقل میں ان پیش خبریوں کو سمجھنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں گھنٹوں سوچتا کہ یہ کیسے ہوگا، کب ہوگا، میری زندگی میں ہوگا یا بعد میں۔ اب جب میں ان سب پیش خبریوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھتا ہوں تو ہر احمدی مجھے ان پیش خبریوں کا مورد نظر آتا ہے۔ تو پھر مجھے اپنا مبارک آقا یاد آجاتا ہے اور میں بے تاب ہوجاتا ہوں کہ وہ خود تو یہ دیکھے بغیر مولا کریم کے حضور حاضر ہوگئے اور ہم ان کی عظمت کے گواہ بن گئے ہیں۔ اس لئے میرے آنسو خوشی اور غمی کے ہیں۔ آقا کی جدائی کا غم ہے۔

(ماہنامہ خالد، ستمبر 1999ء صفحہ 129-133)

بقیہ جلسہ سالانہ بوسنیا

سٹینڈ سے کتب حاصل کرتے اور ناشتہ کرتے۔

جلسہ کا آغاز صبح 10:30 پر مکرم ابراہیم نونن صاحب کی زیر صدارت مکرم حافظ فرید احمد صاحب خالد کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد مکرم مختار احمد صاحب نے درثمین کی ایک نظم پیش کی اور نظم کا بوسنین ترجمہ آلن بوشینا کووچ (Alen Bousnija Kovic) نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم دینوشابوچ (Dino Sabovic) نائب صدر جماعت بوسینا نے اپنی مختصر تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور تقاریر کو توجہ سے سننے کے لیے کہا۔ اس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم (Fahrija Avdi) نے کی۔ انھوں نے یہ تقریر خواتین کے حصہ سے کی جس کا عنوان تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کی نئے احمدیوں کو نصائح۔ یہ خاتون لندن میں MTA کے پرگراموں کا بوسینین میں ترجمہ کرتی ہیں نیز جماعتی لٹریچر کا بوسینین میں ترجمہ کرتی ہیں۔ انھوں نے جماعت کے قیام کی غرض بتائی اور حضور علیہ اسلام کی مختلف نصائح بیان کیں۔ اس کے بعد ایک خاتون تنذیلہ جاکچ (Tanzila Dzakmi) نے ایک نظم پیش کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم زبیر خلیل خان صاحب نائب امیر جماعت جرمنی نے کی جو انگلش میں تھی اور مکرم دینوشابوچ نے بوسینین میں ترجمہ پیش کیا۔ انھوں نے ابتداء میں سچائی قبول کرنے والوں کے بلند مقام کا ذکر کیا اور بتایا کہ بوسنیا میں اس وقت آپ کے پاس یہ موقع موجود ہے کہ تاریخی وجود بن جائیں۔ اس سلسلہ میں انھوں نے حضرت عمرؓ کے ایک واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا جب چند امیر نوجوان ان کے دربار میں بیٹھے تھے تو بعض غرباء ابتدائی مسلمانوں کے لیے جگہ خالی کریں اور پھر انھیں ایسا کرنا پڑا۔ دیر سے اسلام قبول کرنے پر جو ندامت انھیں ہوئی اس کا داغ انھوں نے جہاد میں جام شہادت نوش کر کے دھویا۔ پروگرام کے پہلا حصہ کی آخری تقریر خاکسار وسیم احمد سروعہ مبلغ سلسلہ وصدر جماعت بوسنیا کی تھی جس کا عنوان کہ "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا"۔ خاکسار نے اس تقریر میں مسیح موعود کی آمد کے وقت مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا۔ بعض غلط عقائد جو مسلمانوں میں رائج ہو چکے تھے ان کا ذکر کیا اور بتایا کہ احمدیت نے کس طرح ان کی اصلاح کی پھر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی وفات ختم نبوت کے صحیح مفہوم کا ذکر کیا۔ نظام خلافت مالی قربانی کے نظام کا ذکر کیا جو احمدیت نے دنیا کو عطا کئے نیز MTA جیسی عظیم نعمت کا ذکر کیا اور بتایا کہ آج امن اور عافیت صرف اور صرف احمدیت کے حصار میں ہے۔ اس تقریر کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔

دوسرا اور آخری سیشن

نماز ظہر وعصر کے فوری بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ ایک بچے کنان جاکچ (kenan Dzakni) نے نظم پیش کی اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب صدر جماعت البانیا نے البانیا میں احمدیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا ترجمہ بھی مکرم دینوشابوچ نے کیا۔ اپنی اس تقریر میں انھوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ احمدیت کب وہاں پہنچی اور موجودہ صورت حال کیا ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت نے وہاں ایک عظیم الشان مسجد بنائی جہاں باقاعدہ تربیتی اور تبلیغی پروگرام ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد مکرم (Dino Sabovi) دینوشا بوچ نائب صدر جماعت بوسنیا نے قرآنی پیشگوئیوں کے عنوان سے تقریر کی۔ انھوں نے کئی پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو پوری ہوئیں ان میں سے بعض آنحضور ﷺ کے زمانہ میں پوری ہوئیں، بعض بعد میں اور بعض ہمارے زمانہ میں خصوصاً سورہ تکویر میں مذکور پیشگوئی۔ پروگرام کے مطابق جلسہ کی آخری تقریر مکرم ابراہیم نونن صاحب مرکزی مہمان خصوصی کی تھی۔ ان کی تقریر کا ترجمہ مکرم فاہدیہ صاحب نے بوسنین میں کیا۔ انھوں نے بتایا کہ بوسنیا میں جنگ کے دوران وہ یہاں آنا چاہتے تھے لیکن اس وقت نہ آسکے اور آج ان کی خواہش پوری ہوئی۔ انھوں نے احباب کو نظام جماعت اور نظام خلافت کی اہمیت سے آگاہ کیا کہ برکت اسی میں ہے کہ اس نظام سے چمٹے رہیں۔ مرکزی نمائندہ کی تقریر کے بعد خاکسار نے تمام احباب اور کام کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کیا اور مرکزی نمائندہ نے اختتامی دُعا کروائی اور اس طرح ہمارا پانچواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں 150 افراد شامل ہوئے۔ یہ حاضری ہماری توقعات سے بڑھ کر تھی کیونکہ اس سال بعض ایسی جگہوں سے ہم نے ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں کیا تھا جہاں سے قبل ازیں لوگ آتے رہے ہیں۔ جلسہ کی خاص بات 68 نئی بیعتیں ہیں جو اس موقع پر حاصل ہوئیں۔ تمام مسلمانوں نے پروگراموں کو پسند کیا اور دوبارہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کے اندر پاک تبدیلی پیدا فرمائے اور جماعت کے پیغام کو احسن رنگ میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(رپورٹ۔ وسیم احمد سروعہ مبلغ سلسلہ بوسنیا)